43476-دوسری بیوی کے سبب مشکلات اور بیٹی کے متعلق خدشات

سوال

برائے مہربانی آپ درج ذیل مسئلہ میں شریعت اسلامیہ کے مطابق راہنمائی فرمائیں :

اگر دوسری بیوی کاغذات میں جعل سازی کر کے اپنے خاوند کے خلاف مہر اور اخراجات کا مسئلہ کھڑا کرے .. اور اس کی غیر موجودگی میں بداخلاقی کرتی ہو اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ رہ رہی ہے، میں نے صلح کی بہت کوشش کی ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا، اب اگر میں نے اسے طلاق دی تو یہ تیسری طلاق ہوگی، لیکن اسے طلاق کی کوئی پرواہ نہیں وہ مال کے علاوہ کچھ نہیں چاہتی.

اس نے عدالت میں طلاق کا مقدمہ کر رکھا ہے تو کیا یہ خلع شمار ہوگا، اور اگر ایسا نہیں تو بچی کی پرورش کا ذمہ دار کون ہے ؟

میں اس کی غلطیاں اور کوتاہیاں بیان نہیں کرنا چاہتا لیکن کچھ حقائق بیان ضرور کرونگا، کوئی اہتمام نہیں کرتی اور اچھے طریقہ سے نہیں رہتی جس کی وجہ سے بچی کی تربیت پر اثر پڑے گا، اس کی تعلیم بھی کوئی نہیں ہے، اور مستقبل میں اس کا یہ طریقہ بچی پر اثرانداز ہوگا.

اس سے بھی اہم چیز یہ ہے کہ اس نے مجھے ٹیلی فون پر بتایا کہ وہ بچی کی شخصیت کو برا بنا کر رکھ دے گی مجھے یہ بتائیں کہ بچی کی پرورش کرنا کس پر واجب ہوتی ہے تاکہ ہم بچی کو غلط ماحول سے بچا سکیں ؟

حالانکہ وہ ملازمت بھی کرتی اور مال کماتی ہے، لیکن زندگی میں یہ مال ہی ہر کچھ نہیں ہوتا، زندگی کا معنی تو اچھی عادات و تربیت اور اخلاقیات و دین کا قوی ہونے کا نام ہے، ان اشیاء کو مدنظر رکھتے ہوئے بچی کی والدہ میں یہ چیزیں قوی اور مضبوط نہیں.

اور جب وہ کام پر جاتی ہے تو بچی کو نانی سنبھالتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور نانی بھی جاہل ہے پڑھی لکھی نہیں، میں نے اچانک ایک بار اس سے بچی کے متعلق بہت برے الفاظ سنے تو وہ اس کی تربیت کس طرح اچھی کر سکتی ہے ؟

اسلامی تعلیمات کے مطابق کیا خاندان میں والد کے علاوہ کوئی اور شخص چھوٹے بچے کی دیکھ بھال اور تربیت کر سکتا ہے ؟

اور وہ شخص کون ہے جس کی عادات اور دین اعلی ہو، اور وہ شخص کون ہوگا جس کی معاشرے میں زیادہ ذمہ داریاں ہیں ؟

میرے خیال میں تو میری بچی کو ایک نیک و صالح انسان وہی بنا سکتی ہے جو عورت خود بھی اچھے اخلاق اور عادات کی مالک ہوگی اور دین کا شغف رکھتی ہو.

پسندیدہ جواب

اصل میں طلاق اچھی چیز نہیں بلکہ ناپسند ہے اس کی دلیل اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

{اور وہ لوگ جو اپنے بیویوں سے ایلاء کریں (اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھائیں) وہ چار ماہ تک انتظار کریں، پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالی بھی بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر وہ طلاق کا قصد کرلیں تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے}. البقرۃ(226-227).

تواس آیت میں اللہ تعالی نے پہلے غفور رحیم کہا ہے، اور جب طلاق کی باری آئی تو فرمایا: وہ سننے والا جاننے والا ہے، اوراس میں کچھ دھمکی پائی جاتی ہے، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ طلاق اللہ کے ہاں ناپسند ہے.

لیکن بعض اوقات حالات ایسے پیدا ہوسکتے ہیں جس کی وجہ سے طلاق ضروری ہوجاتی ہے، بلکہ بعض اوقات تو طلاق کے وجوب تک بات جا پہنچتی ہے، ہمارے عزیز بھائی جس طرح کی حالت آپ نے بیان کی ہے اس طرح کی حالت میں ہوسکتا ہے طلاق ہی مناسب حل ہو، کیونکہ یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ جیسا کہ آپ نے سوال میں بیان کیا ہے بیوی خاوند کے ساتھ اس طرح کی بدسلوکی کرے، کیونکہ ہوسکتا ہے بعض اوقات بیوی خاوند کے ساتھ غلطی کا ارتکاب کر بیٹھے، لیکن خاوند کی ایک کے بعد دوسری بار ناشکری اور نافرمانی کرے یہ بہت عجیب ہے.

لیکن طلاق سے قبل اصلاح کی کوشش ضرور کریں، اور عورت پر صبر کریں، کیونکہ اگر اس میں کچھ بداخلاقی ہے تو آپ کو اس میں کچھ اچھی صفات بھی ملیں گی، اور اخلاق حسنہ بھی دیکھیں گے جو اس کی اس بداخلاقی کو اچھائیوں اور اخلاق حسنہ کے مقابلہ میں برداشت کرلیں.

اور اگر آپ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے کسی رشتہ دار کو اس میں ڈال سکتے ہیں تو اس مسکین بچی پر رحم کرتے ہوئے ایسا ضرور کریں معاملہ چاہے کتنا بھی بڑھ جائے یہ جدائی اور علیحدگی اور خاندان کی بربادی سے اصلاح ہی بہتر ہے.

اور اگر اس کا آخری حل طلاق ہی ہو اور آپ طلاق کے علاوہ باقی سارے حل استعمال کرچکے ہوں تو پھر آپ پہلے استخارہ کریں اور پھر مشورہ کرنے کے بعد اللہ پر توکل کریں.

اور اس نے عدالت میں جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے ہوسکتا ہے وہ خاوند سے طلاق یا خلع لینے کے لیے ہو، یہ حالت پر منحصر ہے ن اگر تو وہ خاوند کو طلاق کے بدلے مال ادا کرتی ہے یا مہر واپس کرتی ہے تو یہ خلع شمار ہوگا، اور اگر کچھ نہیں دیتی اور طلاق ہوجائے تو یہ طلاق ہوگی.

رہا مسئلہ پرورش کا تو اس میں اصل ماں ہی زیادہ حقدار ہے جب تک اس میں کوئی مانع نہ ہو، اور اگر کوئی مانع پایا جائے مثلا ماں کسی اور شخص سے شادی کرلے، یا ماں برے اخلاق کی مالکہ ہو تو اس صورت میں جمہور علماء کے ہاں حق پرورش ماں سے منتقل ہو کر نانی کو مل جائیگا.

اور اگر نانی بھی ایسی ہی ہو تو یہ باپ کو مل جائیگا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تنازع واختلاف کے وقت یہ اختیار کیا ہے کہ نانی کی بجائے باپ کو منتقل ہوگا کیونکہ یہ بچے کے زیادہ قریب ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی زاد المستقنع میں پرورش کے مسئلہ کی شرح کرتے ہوئے اس کو راجح کہا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (5234) اور (9463) اور (8189) اور (21516) کے جوابات میں بیان ہوچکی ہے.

واللہ اعلم.